نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عـــہ | قیمت سالیانہ سہ محصول ـــے

نمبر ۲ - جلد ۹ - | لودیانہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل میں افواہ ہے کہ سردار ایوبخان ہمراہی فوج کثیر ہرات سے بدیں غرض روانہ بطرف افغانستان ہوا ہے کہ افغانستان اور ترکستان کو فتح کرے = امیر عبدالرحمان خان ایوبخان کے مقابلہ کے لئے سر توڑ کوشش کر رہا ہے = گنڈمک کے باشندگان جلال آباد والوں کیطرح محصول دینے سے انکار کرتے ہیں = لاہور سے اٹک تک ریل جاری ہو گئی ہے = جنگ افغانستان کیواسطے انگلستان نے ۵ کروڑ روپیہ دیا ہے = کہتے ہیں کہ کابل میں ایوبخان کے حرکات کی نسبت بڑا بھاری فکر لگ رہا ہے = افواہ ہے کہ قوم بور نے پھر مقام ٹیوریا پر قبضہ کر لیا ہے = تار برقی کے ذریعہ سے دس شادیاں ۱۸۸۰ء میں ملک امریکہ میں ہوئی ہیں = درہ خیبر عنقریب فوج انگریزی سے خالی ہوا چاہتا ہے = ڈلسنگو میں ہڑتال ہو گئی ہے اور بازار بند ہے = شاہ یونان کی یہہ تجویز ہے کہ سلطان روم کے ساتھ بہت جلد بلا وغیرہ کے جنگ شروع کیا جاوے = مدراس میں ابھی ایسی بارش ہوئی ہے کہ صدہا مکان گر گئے = سرویہ اور اسٹریا میں عداوت بڑھتی جاتی ہے = ہندوستان کی پولس کا خرچ سال گذشتہ ساڑھے ۲۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا = سنتھال کے غدر کی بابت مختلف افواہیں سنی جاتی ہیں = قوم خورد کے سردار عبیداللہ نے سلطان کو کہا ہے کہ میں تجھ پر بھی حملہ کرونگا = امیر عبدالرحمان خان نے کابل کے سوداگروں سے دو لاکھ روپیہ بطور قرض لیا ہے = سلطان روم کا سوا اپنے وزیروں کے یہہ ارادہ ہوا ہے کہ یونان کے معاملہ کے لئے پھر ایک کانفرنس منعقد ہو جسمیں تمام معاملات صفائی کے ساتھ طے ہو جاویں = خبر ہے کہ جنرل رابرٹس صاحب بہادر کو اڑھائی لاکھ روپیہ افغانستان کی خدمات کے صلہ میں پارلیمنٹ سے ملیگا = افغانستان میں جس جس ڈاکٹر صاحب نے ایام جنگ میں کام کیا ہے انکو انعام ملنے والا ہے = ایک انگریزی اخبار ہفتہ وار ماہ آئندہ سے لاہور میں جاری ہو گا = پنجاب میں ۹۰ طالب علموں نے انٹرنس پاس کیا ہے = حضور ویسرائے ۱۱ جنوری کو بخیریت کلکتہ میں داخل ہو گئے = ایوب خان نے سردار آغا خان اور سردار کالیخان و حسین علیخان و ۴۰ اور اشخاص کو ہرات میں قتل کر ڈالے = کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر اپنے لوگوں کے ساتھ خصوصاً کوہستانیوں سے اچھا سلوک کرتا ہے = مہاراجہ صاحب جیند نے پچاس ہزار روپیہ یونیورسٹی پنجاب کو برائے تعلیم گورکھی کے دیا ہے = محمد حیات خان سی - ایس آئی - اسسٹنٹ کمشنر کو گورنمنٹ پنجاب نے معطل کر دیا ہے = خبر آئی ہے کہ سردار محمد ہاشم خان نے علاقہ گرشک پر قبضہ کر لیا =

نورافشاں

—— اخبار اسٹار انڈی ایسٹ میں سے

فقرات مندرجہ ذیل جو نہایت صحیح اور راست معلوم ہوتے ہیں ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ نہایت تعجب کی بات ہی کہ اہل ہند اخلاقی تربیت کی بابت کتنا تھوڑا جانتے ہیں۔ اگر کوئی اُنپر بے منت مہربانی کرے تو اُسکو احسان جانتے ہیں اور اگر کوئی اُنکے ساتھ عدالت کرے تو اُسکو ظلم تصور کرتے ہیں۔ والدین اسی خیال پر اپنے بچوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور لڑکے مدرسہ میں تعلیم پاکے اُس سلوک کی نسبت جو کہ اپنے اُستاد سے حاصل کرتے ہیں اسیطرح تصور کرتے ہیں۔ راستی اور عدالت کی حقیقت اور خاصکر وہ عدالت جو حقیقی رعایت سے صادر ہوتی ہی کیسکے ذہن میں بھی نہیں سماتی ہی اور وہ مہربانی جو کہ عدالت کے ساتھ سزا دلوا سکتی سو اُنکو خلاف قیاس معلوم ہوتی ہی +

اہل ہند کی یہہ حالت اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ وے خدا کی بے ریا محبت کی شناسائی سے ابھی تک کتنی دور ہیں +

—— ایک بدعتی فرقہ واقع ملک امریکہ میں

عرصہ پچاس سال سے برپا ہوا۔ اس فرقہ میں کثرت مناکحت جایز رکھی گئی ہی۔ چنانچہ اُنکے بزرگ بریگم ینگ صاحب مرحوم کی ۴۰ عورتیں زوجیت میں داخل تھیں۔ اب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کی لڑکیوں کی ایک جماعت خفیہ طور سے مقرر ہوئی تھی اور یہہ جماعت خاص اس نیت سے مقرر تھی کہ جسقدر اس جماعت میں لڑکیاں داخل ہیں وے سب اسبات پر قایم ہوئیں کہ جس شخص کے ساتھ ہمارا نکاح ہو اُس سے یہہ شرط کیجاوے کہ سوائے میرے دوسری عورت سے شادی نکرونگا۔ اس جماعت میں بریگم ینگ صاحب کی پانچ پوتیاں بھی داخل تھیں۔ مگر افسوس کی بات ہی کہ جماعت مذکور کا حال کھل گیا اور جماعت ٹوٹ گئی۔ گورنمنٹ امریکہ کوشش کر رہی ہی کہ اس بدعتی فرقہ کے دستورات کو جو گورنمنٹ کے قانون کے برخلاف ہیں بند کرے۔ اور اُنکی یہہ کارروائی اگرچہ جبرًا ابھی بند کیجاوے تو ضروری ہی کیونکہ جمہوری سلطنت کی بنیاد خانگی اخلاق پر ہی اور کثرت مناکحت خانگی اخلاق کے برعکس ہی۔ پس اگر خانگی حالت میں پھوٹ پڑے تو سلطنت جمہوری میں بھی پھوٹ پڑے گی +

خیال مذکورہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کثرت مناکحت کا انسداد کسیکو کرنا منظور ہو تو وہ عورات کی مرضی پر چھوڑا جاوے پھر یقین ہی کہ تمام دنیا سے کثرت مناکحت کا رواج ایک دم سے اُٹھ جاوے +

—— قندھار سے جو خبر بذریعہ تار برقی مورخہ ۹ جنوری سنہ آئی اُس سے معلوم ہوا کہ بھیو زخان اور فیلفو خان جو کہ معہ اپنے ۴۰ ہمراہیوں کے قندھار سے تری وارہ کی طرف روانہ ہوئے تھے سو مقام ٹوز و پر علی زیوں نے اُنپر حملہ کیا اور بعد ہو جانے چند مقتولوں کے یہہ اُنکے ہاتھ میں گرفتار ہو گئے اور افواہ ہی کہ وے قیدی مقام فراح کو روانہ کئے جاوینگے۔ اور ایک افواہ یہہ بھی ہی کہ اسحاق زئی نے دشمنوں پر حملہ کر کے اُنکو چھوڑا لیا ہی +

اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایام سرما میں کسیقدر دنگہ و فساد کی گرم بازاری بھی ہو رہی ہی +

—— ایک مسافر جو کہ غزنی کی طرف سے قندھار میں آیا ہی وہ بیان کرتا ہی کہ امیر عبدالرحمان خان نے محمد جان وردک کو مار ڈالا ہی۔ مگر ابھی اُسکی بابت تحقیق معلوم نہیں ہوا کیونکہ بعض افغانی سیاح جھوٹھ بھی بولتے ہیں کسواسطے کہ دروغ افغانستان سے نہیں نکلا ہی +

—— مقام نٹال واقع ملک افریقہ سے خبر آئی ہی کہ قوم بور کے فسادیوں نے نٹال کی سرحد کے پرلی طرف ایک قلعہ پر جو مقام وکرزرام ہی حملہ کیا مگر بوروں نے شکست کھائی +

کہتے ہیں کہ ہندوستان سے کسیقدر فوج مقام نٹال واقع افریقہ میں انگریزی فوج کی امداد کے لئے جائیگی +

—— شرائط ذیل آخرکار خیبریوں سے ہو گئیں +

۱۔ ایک ایک سو آفریدی مقامات علی مسجد اور جمرود پر ہمیشہ قیام گزین رہیں جنکو تنخواہ گورنمنٹ سے ملیگی۔ کام اُنکا یہہ ہوگا کہ ہفتے میں دو بار۔ مابین جمرود و ڈھاکہ بدرقہ کا کام دیں جہاں اُنکی بدلی کابلی بدرقوں سے کیجایا کریگی +

۲۔ جو فرقے گورنمنٹ سے وظیفے پاتے ہیں بدستور پاتے رہینگے۔ اور سرکاری فوج مقیم علی مسجد جمرود۔ لنڈی کوتل واپس بلائی جاوے گی +

۳۔ اس انتظام کی تکمیل کے واسطے ۱۵ روز کی مہلت دیجاویگی شرائط بالا کو سوائے ذکہ خیل کے مشہور رہزنوں کے سب نے منظور کر لیا۔ یہہ لوگ کہتے ہیں کہ ہر وقت شرائط بالکل نہیں

مراسلات

بقیہ قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۱۲

ازروئے ضرورت انجیل مقدسہ

پس معلوم ہو کہ جیسا ہمنے پیشتر کسی مضمون میں بیان کیا تھا اب پھر کہا جاتا ہے کہ کل بائبل کا مقدم مآل حیات ابدی ہے اور اسکے لئے اسور اخلاقیہ ضروری ہیں کیونکہ اُن ہی کی تعمیل دل کو پاک رکھ سکتی ہے اور گناہ یعنے انکی نافرمانی انسان کو اس تحصیل مآل سے محروم رکھتا ہے۔ اب توریت میں اِس نافرمانی کا فدیہ وہ احکام ہیں جو قربانیوں کو شامل کرتے ہیں اور اگر غور سے دیکھیں تو وہ قربانیاں شرع اخلاقی کے قایم رکھنے اور دونا پہ ثابت کرنے کے لئے تھیں۔ ہر ایک قربانی انمیں سے کسی نہ کسی عدولی کا فدیہ ثابت ہو سکتا ہے۔ (ہماری مراد اُن قربانیوں سے نہیں جو حیض وغیرہ کی نسبت تھیں) دیکھو خصوصاً احبار چوتھے سے دسویں باب تک۔ اِسیطرح عہد جدید میں ہے جسمیں گناہ کا فدیہ مسیح ہے تاکہ انسان حیات ابدی سے محروم نہ رہیں۔ اسکی بنا توریت کے اُنہیں احکام پر ہے کیونکہ وہ قربانیاں ایک حقیقی قربانی کی طرف اشارہ کرتی تھیں اُنکا رواج اُسی کے ظاہر ہونے تک تھا۔ اور یہہ بات آگے ہی کتب انبیا میں درج ہو چکی تھی۔ چنانچہ یسعیاہ لکھتا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں۔ میری گروہ کے گناہوں کے سبب اُسپر مار پڑی۔ جب اسکی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا (باب ۵۳) پس دیکھو کہ باوجود موسوی قربانیوں کے ایک اور گناہ کی قربانی کی خبر ہے۔ کسی بیل اور بکری کی نہیں مگر ایک مرد غمناک کے قربان ہونے کا بیان ہے۔ پھر دانیل اور بھی صاف طور سے نام لیکے بیان کرتا ہے۔ باب ۹ آیت ۲۴۔ ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اُس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطاکاریاں آخر ہو جاویں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی پیش کیجاوے اور اُس رویت پر اور نبوت پر مہر کیجاوے اور اُسپر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاوے۔ (آیت ۲۶) اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر اپنے لئے نہیں (آیت ۲۷) --- اور ہفتے کے بیچ ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کریگا۔ پھر دیکھو یرمیاہ ۳۱:۳۱-۳۴ دیکھ وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھونگا۔ اُس عہد کے موافق نہیں جو میں نے اُنکے باپدادوں سے کیا جس دن میں نے اُنکی دستگیری کی تاکہ زمین مصر سے اُنہیں نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑا اور میں نے اُنہیں ترک کیا خداوند کہتا ہے۔ بلکہ یہہ وہ عہد ہے جو میں اسرائیل کے گھرانے سے کرونگا اُن دنوں کے بعد خداوند فرماتا ہے میں اپنی شریعت کو اُنکے اندر رکھونگا اور اُنکے دل پر اُسے لکھونگا الخ۔ پس جب اُسکو نیا کہا تو پہلا پرانا ہوا اور جب نیا عہد باندھا تو پرانا ختم ہوا۔ ہاں اُسکے ختم ہونیکی ضرورت تھی +

دیکھو اِن باتونکا پورا ہونا ازحد ضروری تھا۔ اور مسیح نے اِسلئے فرمایا کہ میں توریت اور انبیا کو پورا کرنے آیا ہوں اور صلیب پر بھی پکار کے کہا کہ پورا ہوا (یوحنا ۱۹:۳۰) اور زندہ ہو کر بھی اُس تکمیل کی ضرورت بیان کی (لوقا ۲۴:۴۴) بایں ہمہ ناظرین نامہ بطرف عبرانیوں غور سے دیکھیں۔ اِس سے معلوم کرو کہ مسیح نے کونسی بات پوری کی جو کتب سابقہ میں تکمیل کی حاجت رکھتی تھی۔ درحقیقت اِس قربانی نے قدیم قربانیوں کا دور ختم کر کے آپ اُنکا مطلب ادا کیا جنکے لئے وہ مقرر ہوئی تھیں یعنے شرع اخلاقی جو ہر انسان پر زور رکھتی ہے اُسکی عدم تعمیل یعنے گناہ کا فدیہ دیا تاکہ انسان حیات ابدی سے محروم نہ رہیں اِس کفارہ میں یہہ فوقیت ہے کہ عام ہے اور کسی خاص قوم کی قید نہیں حالانکہ توریت کی قربانیاں صرف بنی اسرائیل کے لئے تھیں۔ یہہ ایک اور بات ہے جو کتب سابقہ میں نہ تھی اور اُسکے لئے مسیح کا آنا ضرور ہوا۔ اور اِس عہد کا عام ہونا یعنے غیر قوموں کا بھی یہود کے ساتھ نجات میں شریک ہونا کتب سابقہ میں پہلے درج ہو چکا تھا۔ دیکھو یسعیاہ ۶۶:۱۹-۲۱ و ۲۳ اور ملاکی ۱:۱۰ و ۱۱ اور استثنا ۳۲:۲۱ بہ مقابلہ رومیوں ۱۰:۱۹۔ اور یہہ عمومیت موسوی قربانیوں سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی اِسلئے مسیح کا آنا اور یہہ کام ناتمام تمام کرنا ضرور تھا۔ دیکھو متی ۲۸:۲۰ +

قربانیوں کے متعلق ایک اور امر ہے یعنے کہانت ۱۱۰ زبور میں ایک نئی کہانت کی خبر ہے جو ملک صدق کی صف میں ہوگی۔ اُسکا پورا ہونا ضرور تھا اور یہہ ناتمام امر مسیح نے پورا کیا۔ دیکھو نامہ عبرانیوں

باب ۷ اس سے لاوی والی کہانت کا ختم ہونا ظاہر ہے اور پھر یسعیاہ ۶۶: ۲۱ میں غیر قوموں کے کاہن اور لاوی قائم ہونے کی خبر ہے۔ پس اُس کہانت کا دور مسیح نے اپنے کلام اور کام سے ختم کیا اور خدا نے اپنے انتظام سے ظاہر کیا کہ اُنکی میعاد وہیں تک تھی حتی کہ نہ وہ ہیکل ہی رہی اور نہ وہ قربانیاں اور نہ لاوی والی کہانت رہی لیکن مسیح خود ملک صدق کے طور پر ہمیشہ کے لئے سردار کاہن ہے اور اُسکے خادم وہیں اُن قدیم کاہنوں کی جگہہ روحانی نذریں ہر جگہہ گذرانتے ہیں +

اسکے ساتھ یروسلم اور ہیکل کی بابت یاد رہے کہ سوائے یروسلم کے اور کسی جگہہ قربانیاں کرنے کا حکم نہ تھا۔ دیکھو استثنا ۱۲: ۱۱ و ۱۳-۱۴- اور یہہ قید بھی خالی از مطلب نہ تھی یعنے جب مسیح مصلوب ہو چکے اور وہ بھی یروسلم میں پھاٹک کے باہر (عبرانیوں ۱۳: ۱۲) تب بعد اُسکے کوئی جگہہ قربانی کی نہ رہی اور یہود اُس سے (ہیکل سے) محروم ہو کر معلوم کریں کہ پھر گناہوں کے لئے کوئی قربانی باقی نہیں (عبرانیوں ۱۰: ۲۶) اور ضرور اُس اصلی اور حقیقی قربانی پر یقین رکھ کے اپنے گناہوں سے پاک ہوویں اور بچیں۔ ورنہ اپنے گناہوں میں مریں جیسا خداوند عیسیٰ نے اُنہیں صریحاً فرمایا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ میں ہی ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مروگے (یوحنا ۸: ۲۴) اور یہود کا حال ایسا ہی ہوا اور اب ویسا ہی ہے۔ کہاں ہے وہ ہیکل اور کہاں وہ قربانیاں اور کہاں وہ کہانت؟ پس یہہ مقاصد ہیں جو عہد عتیق میں بطرز ناتمام مندرج ہوئے اور مسیح کو اُنکے پورا کرنے کی ضرورت ہوئی۔ منجملہ اسکے اور بہت ایسی باتیں ہیں جنکا پورا ہونا ضرور تھا جیسے اُس مرد مسیح کا نبی اور سلطان ہونا۔ کنواری سے بیت لحم میں پیدا ہونا۔ مر کر زندہ ہونا وغیرہ وغیرہ مگر اب اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور حسب ضرورت پھر دیکھا جائیگا۔ انجیل میں یہہ ہی بات مد نظر ہے کہ عیسیٰ وہی مسیح ہے۔ اور ان سب باتوں کی تکمیل کے لئے انجیل کی اشد ضرورت تھی۔ اس سے عہد عتیق اور جدید میں لازمی نسبت ثابت ہوتی ہے۔ ہاں مولانا صاحب ایسی نسبت جیسی پو پھٹنے اور طلوع آفتاب میں ہوتی ہے۔ اور جب نیر اعظم نکل آیا تو کسی قندیل کی کیا ضرورت؟ عدم ضرورت۔ عدم ضرورت۔ عدم ضرورت

قولہ۔ اگر حقیقی تکمیل ہوتی اور عیسائی اُسپر عمل کرتے تو عیسائیوں اور یہودیوں میں کسی قسم کی منافرت اور مخالفت نہ واقع ہوتی یہودیوں کی منافرت کی وجہ یہی ہے کہ جناب موصوف نے توریت کے سارے حکموں کو جڑ سے نیست و نابود کر دیا +

واضح ہو کہ یہہ وجہ عدم تکمیل کی بالکل غلط ہے منافرت سے ثابت نہیں ہوتا کہ حقیقی تکمیل نہیں ہوئی۔ اس منافرت کا سبب اُنکی اپنی نادانی اور ضد تھی۔ یہود کی اُس کارروائی کی بھی انبیاء سلف خبر دے گئے تھے۔ چنانچہ داؤد کہتا ہے کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہوا الخ (زبور ۱۱۸: ۲۲-۲۳) اسکے ساتھ دیکھو متی ۲۱: ۴۲-۴۳ جہاں مسیح نے تمثیلاً بھی یہود کو سمجھایا اور پوچھا کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا الخ۔ اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لی جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوہ لاوے دیجائیگی +

پھر دیکھو یسعیاہ ۸: ۱۴ و ۱۵ بہ مقابلہ ۱ پطرس ۲: ۶-۸ جہاں یہود کے ٹھوکر کھانے کی صریح خبر ہے۔ پس یہہ انکار اور ٹھوکر کھانا یہود کے ذمے ہے مسیح نے کئی مرتبہ اُنکی نافہمی پر اور ضد پر ملامت کی۔ اور یہہ منافرت اُنکی اپنی نادانی سے پیدا ہوئی ہے۔ اُنہوں نے حقیقی مسیح کو نہ مانا اور مخالفت کی اور اُسوقت سے اب تک کسی مسیح کی آمد کے لئے سر پٹکتے ہیں۔ یہہ بیجا ضد اُنہوں نے ہر صدی میں دکھائی اور کبھی اُسکو کبھی اُسکو (محمد پر بھی کچھ عرصہ دل لگا کر ہٹ گئے) مسیح قرار دیا مگر آخر ہر بار دھوکے کھا کر مایوس ہو رہے ہیں اور عجب مختلف باتیں سوچ رکھی ہیں۔ اس سے معلوم کرو کہ اُنکی منافرت کی بنا صداقت پر نہیں مگر نافہمی اور ضد پر ہے +

اسحال میں اگر یہودی اور آپ بھی نامہ رومیوں باب ۱۰ و ۱۱ کا غور سے مطالعہ کریں تو اول یہودیوں کی ضد اور نافہمی اور مایوسی جاتی رہے اور پھر آپ نامناسب تحکم سے بازگشت کریں۔ اور وہ انجیل کی ضرورت اور آپ قرآن کی عدم ضرورت پر صاد کریں +

راقم
جی۔ ایل ٹھاکرداس
پسرور ضلع سیالکوٹ

منقولات

۱۸۸۰ء کی روانگی اور ۱۸۸۱ء کی آمد

صد شکر خدائے ہر دو عالم۔
سن اَسّی گیا بشاد و خورم

افسوس نہ ہوئے مجکو کیونکر۔
دنیا میں روا روی ہے اکثر۔
اک ایک منٹ بتا رہا ہے۔
ہر لمحہ بھی جتا رہا ہے۔
جس طرح کہ ہے ہماری رفتار۔
جس طرح رواں نفس ہیں ہر بار
ہر چیز روانگی میں مصروف۔
ہر شے ہے روا روی میں مصروف
دل نے جو یہہ ماجرا سُنایا۔
دو ہیں ہی اک یاس سی آیا۔
جلو مے ہوا میں اُسکے سرور۔
افسردہ خیال ہو گئے دور
اُسکے بھی چہرہ سے عیاں ہے۔
یہہ سال بڑا ہی کامراں ہے۔
بس یہہ ہی دعا ہے اپنی شہرت۔
اقبال و جلال اور عزت
سرکار کی ہو زیادہ ہر دم۔
حاسد جلیں اور خوش ہوں ہمدم

جس طرح ہمارے سانس سرعت کے ساتھ آتے اور جاتے ہیں یا یوں کہئے جس طرح سے منٹ آناً فاناً میں اپنے تئیں ہی بساط کو ختم کرتے ہیں یا یوں سمجھ کہ جس طرح گھنٹے گاہی گجر بجا کر دن اور رات کے دورے کو درجۂ اتمام کو پہونچا کر چلے جاتے ہیں اسی طرح سنہ ۱۸۸۰ء ہماری رفاقت سے منہہ موڑ کر چلتا پھرتا نظر آیا اور خدا نے اُسکا نعم البدل ۱۸۸۱ء کو ہم تک پہونچایا۔

الیسا وہ منہہ کو موڑ کے سب سے چلا گیا۔
میں آسماں کو دیکھتا ہوں آسماں مجھے۔

اگر ہم چاہیں کہ ۱۸۸۰ء کے مختصر حالات سے ناظرین کو پہلے واقعات یاد دلائیں تو ہمیں بہت بڑی طوالت کو اختیار کرنا پڑیگا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم چند مختصر واقعات بیان کریں +

(۱) چونکہ کل سال ۱۸۸۰ء میں فتح نے کابل میں جھنڈا گاڑا تھا اس سبب سے ہم لکھ سکتے ہیں کہ یہہ مبارک امر ۱۸۸۰ء کی اقبالمندی۔ خوش طالعی پر دلالت کرتا ہے +

(۲) جنوری ۱۸۸۰ء میں جو حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے مقام لاہور میں دربار فرما کر رؤسا پنجاب کو خلاع وغیرہ سے معزز کیا تھا درحقیقت پیشین گوئی تھی کہ جو کام اب رؤسا کی وفاداری کے سبب کیا گیا ہے وہ حضور والبسرائے سرگرمی کے ساتھ انجام دینگے جس سے رؤسا پنجاب اور عہدہ داران اور رعایا کی خوش طالعی متصور ہے +

(۳) ماہ اپریل ۱۸۸۰ء میں جنرل رابرٹس صاحب بہادر اور مسٹر لیپل گریفن صاحب بہادر نے کابل میں دربار منعقد فرما کر گورنمنٹ کی پالیسی کا اظہار کیا جس سے افغانستان کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ جان گیا کہ اب یعقوبخان کو ہم خواب میں بھی نہیں دیکھیں گے اب کابل میں نئے ہی سردار نے انتظام سی ہی کارروائیاں ہوں گی گو اُس پالیسی کے اظہار سے بہت سے سرداران کابل چین بر ابرو تو بہت ہوئے مگر بھلا انکی کیا چلتی تھی اور آخر کار وہی ہوا جو گورنمنٹ انگریزی نے چاہا +

(۴) ۱۸۸۰ء ہی وہ سال ہے جسنے لبرل فرقہ کے ہاتھ میں عنان حکومت انگلینڈ و برٹش انڈیا دیدی جسکا زور و شور سالہا سال سے ہم سنتے آئے تھے اور درحقیقت یہہ سن اس واقعہ کے سبب سے تاریخوں میں لکھا جاوے گا جنکو ہمارے آگے آنیوالی نسلیں دیکھیں گی اس فرقہ کی کامیابی سے پیشتر لوگوں کے دلوں میں یہہ خیال پیدا تھے کہ لبرل پارٹی کے لوگ نہایت آزاد اور تیز ہیں وہ مصلحت ملکی کو ہرگز ہرگز قایم نہیں رکھتے بلکہ ہر امر کی روئداد پر رائے لگا کر اعلان کرتے ہیں کنزرویٹو پارٹی کے لوگ نہایت مدبر اور دانا ہیں اور وہ مصلحت ملکی اور پالیسی کو اچھی طرح سمجھے ہوئے ہیں اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ کام چلا رہے ہیں لیکن اب تجربہ سے معلوم ہوا کہ خواہ کیسا ہی کیوں نہ کوئی آزاد فرقہ ہو جب اُسکے سر پر کاموں کا بوجھ دھرا جاتا ہے تو وہ آپ سے آپ مصلحت پسند ہو جاتا ہے انصاف یہہ ہے کہ ویسے ہی کسی معاملہ میں زور کے ساتھ ہر آزاد کا رائے دیدیتا کامل رائے نہیں ہے ہاں جسکے ہاتھوں سے کام نکلتا ہے اُسکی معاملہ فہمی اور تجربہ صاف صاف کہتا ہے کہ اُسکی رائے بیشک قوت والی ہوگی اور ہم تو ابتک بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ جو پالیسی کہ کنزرویٹو پارٹی کی تھی وہی لبرل پارٹی نے اختیار کر رکھی ہے اور ہمکو یاد ہے کہ مسٹر گلاڈسٹون نے بھی لارڈ بیکانسفیلڈ کو خطاب کرکے کہا تھا کہ جب تک ہماری گردن پر بوجھ نہ تھے جب تک ہمارے خیالات اور تھے لیکن یاروں کے انبار نے جب زور دیا تو معلوم ہوا کہ لارڈ بیکانسفیلڈ کی پالیسی بیجا نہ تھی۔ جو رائیں کہ دونوں پارٹی کے لوگوں کی ہم دیکھتے ہیں وہ بتاتی ہیں کہ بہت جلد وہ زمانہ آنے والا ہے کہ یہہ دونوں پارٹیاں بالکل ایک خیال کی ہو جاوینگی اور اُسکے لوگ جو علیحدہ علیحدہ دو ناموں سے پکارے جاتے ہیں ایک نام اختیار کرینگے +

(۵) ۱۸۸۰ء کو مسلمانان ہند کبھی نہ بھولیں گے جنکے

بڑے بڑے سرآوردہ علما و فضلا اِسی سال میں رحلت کر گئے یا یوں کہئے کہ کئی سب سرآوردہ عدم کو سدھارے اب فقط دو تین علما چھوٹی آنکھ کا دیدہ رہ گئے ہیں جو بسا غنیمت ہیں۔ دو چیدہ مولویوں سے لکھنؤ خالی ہو گیا اور عدم آباد ہوا اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری اور مولوی غوث علی صاحب پانی پتی اور حکیم غلام مولیٰ صاحب تلق وغیرہ وغیرہ کے انتقال نے تو ممالک مغربی و شمالی کے مسلمانوں کو بٹھا ہی دیا جنکو وہ اُسوقت تک یاد کرینگے جبتک کہ اُن کے دم میں دم ہے +

(۶) بجٹ ۱۸۸۰ء کی غلطی بہت بڑی غلطی تھی جسنے ہمکو بہت بڑی پشیمانی دلائی جو جو لوگ کہ اِس غلطی کے ذمہ وار قرار پائے ہیں ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہہ اُنکا کلنگ کبھی نہ چھوٹیگا جسروز یہہ خبر مشہور ہوئی تھی ہم خیال کر رہے تھے کہ دیگر سلطنتیں خوب مسکرائی ہونگی ایسے بے نظیر انتظام میں ایسی بھاری غلطی کا ہونا تعجب نہیں ہے بلکہ سخت رنج کی بات ہے +

(۷) ہم نہایت مسرور ہیں کہ اِس سال گرو سنگھ سبھا لاہور کی ترقی کی رفتار نے اپنے تیز رفتار کی حالت قبول کی اُسکا خوشنما جلسہ جسمیں عالی قدر یورپین بھی شامل تھے بے نظیر تھا اُسکی رپوٹ نے اُسکے کارنمایاں اچھی طرح بتائے علاوہ اسکے اس سوسائٹی نے ایک گورمکھی زبان کا اخبار بھی جاری کر لیا ہے جو گورمکھی والوں کو فیض پہونچا رہا ہے اور وہ درحقیقت اس سوسائٹی کی عزت ہے +

(۸) ۱۱ مئی ۱۸۸۰ء کو جو عزل شیر علی والی قندھار کا حضور وائسرائے نے کیا تھا اور حضور وائسرائے کے حکم و تحائف نے اُسکو بنایا تھا کہ اب وہ پورا قندھار کا حاکم ہو گیا افسوس گورنمنٹ کی وہ پالیسی ہونہار نہ ہوئی یعنے اُنکے کام نہ چلا اور اب وہ ہندوستان میں واپس آگئے یہہ صحیح ہے کہ کبھی ناکامیابی بھی ہوتی ہے لیکن اِس ناکامیابی نے تدبیروں کا بہت دل دکھایا اب اگر گورنمنٹ قندھار پر قبضہ کرے گی تو نہایت بہتر اور اگر چھوڑ دے گی تو وہ گروہ جو کہہ رہا ہے کہ قندھار کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے بہت رنج اور افسوس کریگا اور ہم بھی کہتے ہیں کہ قندھار کا چھوڑنا تو مصلحت کی نگاہوں سے بالکل برخلاف ہے +

(۹) ۱۳ مئی کو حضور لارڈ رپن ایک عالی دماغ وائسرائے داخل ہندوستان ہوئے اور ۳ جولائی ۱۸۸۰ء کو حضور لارڈ لٹن ایک فاضل روشن خیال سابق وائسرائے ولایت کو روانہ ہوئے جسطرح ہمارا ملک اپنے خلوص ہادوں کے سبب ہر وائسرائے کی تشریف بری کا افسوس کرتا ہے اسی طرح حضور لارڈ لٹین کی روانگی بھی اُسکو افسوس دلاتی تھی ہمارے نئے حضور وائسرائے نے چند ہی ایام میں اپنی اعلیٰ روشن خیالی اور نادر پالیسیوں کے سبب ملک کو اپنا عاشق زار بنا لیا ہے اور اسوقت تک جو کچھ سپیچیں کہ صاحب ممدوح نے ہندوستان میں بہم مجمع کے جواب وغیرہ میں دی ہیں وہ بتاتی ہیں کہ آپ کی تدبیریں بھی اعلیٰ درجہ کی ہیں اور آپ جب تک کسی امر کو نہیں خیال فرما لیتے صاف صاف کسی امر کا وعدہ یا جواب نہیں دیتے بیشک ہندوستان کو اپنی بہبودی کی اُنسے بہت کچھ اُمیدیں ہیں اور وہ اُمیدیں اب زمانہ آیا ہے کہ ہونہار ہوں کیونکہ شمالی قبضے مٹ گئے +

(۱۰) شاہان یورپ نے جو ٹرکی کو کانگریس برلن کے فیصلوں کی تعمیل کے لئے مجبور کیا اور رعب کے لئے بحری اجتماع بھی دکھا دیا گیا ہم اِس امر کو عمدہ پالیسی کہیں گے کیونکہ کانگریس برلن کے فیصلوں کی تعمیل کیونکر نہ ہوتی۔ گو اوّل اوّل ٹرکی ذرا بھبھکا ہو کر تیز ہوا تھا مگر سمجھ گیا ڈلسگنو اُسنے دیدیا اور اب وہ یونان کے تصفیہ کے لئے شاہان یورپ سے استدعا کرتا ہے جس امر سے شاہان یورپ خوش ہیں دیکھئے یونان کی ہٹ کا انجام کیا ہو شکر ہے کہ ٹرکی کی عمدہ پالیسی نے اُسکو یورپ کی نگاہ میں عمدہ ثابت کر دیا +

(۱۱) ۲۲ جولائی ۱۸۸۰ء کا وہ دن ہے جسمیں امیر عبدالرحمان خان امیر کابل از طرف گورنمنٹ ہند قرار پائے جو ابتک حکمرانی کر رہے ہیں اور ایوبخان اور اُسکے چند اور رقیب بھی اُسکے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں نہیں معلوم کہ اُنکا انجام کیا ہو اور ہم تو ابتک یہی کہے جائیں گے کہ اگر موسیٰ خان تخت نشین ہوتا تو رقابت کی تعداد کم ہوتی اور وہ غیر مستحق نہ قرار پاتا +

(۱۲) افسوس ۲۷۔ اگست کو ہمارا ایک برگیڈ مقام خشکی نخود میں ایوبخان کی فوج سے تباہ ہو گیا جسکا سخت رنج ہے اور ہم تو ہمیشہ یہی کہیں گے کہ جس ملک میں خبر کا حکمہ بے اطمینانی کے ساتھ ہو اُس میں بے سوچے سمجھے پیش قدمی کرنا نادانی کی بات ہے +

(۱۳) شملہ کی نمائش گاہ نے اچھی طرح بتا دیا کہ دیسی صنعت بھی ایسی مقبول اور خوشنما ہے مختلف ممالک ہندوستان کے صناعوں کی عزت کی گئی ہمکو سخت افسوس ہے کہ لاہور کے صناعوں نے خواب غفلت میں گذاری اور اِس نمائش گاہ میں اپنے شہر کے

نام کو افتخار ند یا اغلب ہر کہ وہ آئندہ ایسے غافل نہوں گے +

(۱۴) مہاراجہ جے پور جو حقیقت اوتاروں اور ولیوں کی سی صفت رکھتے تھے آخر سنہ ۱۸۸۰ء میں انتقال کر گئے یہہ مہاراجہ ہندوستان کے اُن اعلیٰ راجوں میں سے تھے جنکی تعداد انتخاب ایک دو تین سے شاید آگے نہ بڑھے +

(۱۵) سنہ ۱۸۸۰ء کے واقعات میں سے ایک یہہ واقعہ بھی نیا ہر کہ انڈین ایسوسی ایشن لاہور کے چند نوجوان ممبروں نے حمیت قومی وملکی کے برخلاف ایک میموریل گورنمنٹ میں مرسل کیا جسکا منشا یہہ تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کالج کو کامل اختیارات نہ ملیں ۱۱ تاریخ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء کو ایک عالیشان جلسے نے جسمیں انگریزی دان فاضل کثرت کے ساتھ تھے اور رؤسا عظام لاہور اور اعلےٰ عہدہ داران شامل ہوئے تھے جنکی تعداد تین سو سے زیادہ تھی جوش کے ساتھ اُس میموریل کی تردید کی جسکے پروسیڈنگ انگریزی اور اردو ملک اچھی طرح سے دیکھ رہا ہر +

(۱۶) جنرل رابرٹس صاحب کی شجاعت اور جوانمردی اور دلیری نے ایشیا ہی میں نہیں بلکہ یورپ میں بھی دھوم مچا دی ہر یہہ انہیں کی جوانمردی وشجاعت ہر کہ کابل سے سو فوج روانہ ہو کر اور دشمن افغانیوں کے ملک کو کھوندتے ہوئے اور منازل بعیدہ طے کرتے ہوئے قندھار میں داخل ہوئے اور دشمن سے اُس شکست کا قرار واقعی بدلا لیا جو خشکی نخود میں ہوئی تھی اور دشمن کو ایسی شکست دی کہ وہ یاد کریگا اور آخر کار ایوبخان کو دم دبا کر ہرات کی طرف بھاگنا پڑا جنرل رابرٹس صاحب کے گشت نے رستم کی راہ ہفتخوان کو بھولا دیا اور شکر ہر کہ ہمارے ہاں ایسے ایسے جنرل کوہ شکن موجود ہیں +

(۱۷) پنجاب یونیورسٹی کے ایڈریس کے جواب میں جو حضور والیسرائے نے اسپیچ دی ہر وہ ظاہر کرتی ہر کہ حضور والیسرائے نے اِس پنجاب یونیورسٹی کالج کے اغراض اور اُسکی خوبیوں کو کیسا کچھ پسند کیا ہر اور اُسکی ضرورت کو بیشک دل سے مانا ہر اور اِس اسپیچ کے ایسے ایسے فقرات سے معلوم ہوتا ہر اُجھے یہہ نہایت ہی پسند خاطر ہر کہ مجھے اپنے وعدے (اگر میں یہہ لفظ استعمال بھی کروں) کو پورا کرنے کا موقع ملے بیشتر اِسکے کہ وہ وعدہ کیا جاوے ہم کہ بہت جلد پنجاب یونیورسٹی کالج کو اختیارات حاصل ہوں گے جنکی آرزو میں ملک نرگس کی طرح انتظار کر رہا ہر +

(۱۸) ۵ تاریخ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء کو جو دربار کہ لاہور میں ہوا تھا وہ درحقیقت پنجاب کے لئے وہ صلہ تھا جو اُسنے جنگ افغانستان میں مدد کی تھی اور جسمیں ۱۰ انافذ الحکم رؤسا کو ملائے مروارید پہنائی گئیں اور متعدد کشتیوں میں از طرف گورنمنٹ تحایف دیے گئے علاوہ اِسکے ۳۰ آدمیوں کو خلعت دئے گئے جنہوں نے جنگ افغانستان میں خیرخواہیاں اور مدد کی تھی اور ۲۵۹ رؤسا پنجاب کی نذریں ہوئیں اور دیسی ریاستوں کے پانچ افسران کو تلواریں دی گئیں یہہ انعام واکرام ظاہر کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اپنی والیان ملک اور رؤسا عظام اور رعایا اور فوج کی کیسی عزت کرتی ہر اور اُن کے حقوق کو خیال کرکے عزت دیتی ہر۔ ہمارے ملک کے رئیس اغلب ہر کہ اُس فقرہ نصیحت آمیز کا خیال رکھیں گے اور اُسپر عمل کرینگے جو حضور والیسرائے نے فرمایا تھا کہ ہم کسی ریاست کی بہبودی کا اندازہ اُسکے دربار کی رونق وطاقت اور عمدگی کے لحاظ سے نہیں کرتے جیسا کہ ہر قوم کی رعایا کی بہبودی اور رضامندی کے لحاظ سے کرتے ہیں +

اخبارات تار برقی

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۳۰ دسمبر۔ دس فیصدی محصول اُن اشیا پر روس کی گورنمنٹ نے ایزاد کر دیا ہر جو روس میں آتی ہیں +

نیویارک۔ ۳۰ دسمبر۔ یونائٹیڈ اسٹیٹس میں بہت برف گری ہر اور سردی بھی وہاں زیادہ ہر +

لنڈن۔ ۳۱ دسمبر۔ افواہ ہر کہ بوروں نے ہیڈلبرگ پر قبضہ کر لیا +

کلکتہ۔ ۳۱ دسمبر۔ ہفتہ کی شب کو مسٹر لائل کلکتہ سے الہ آباد کو روانہ ہوئے حسب الحکم حضور والیسرائے وہ یہاں چند روز تک قیام پذیر رہینگے لیجسلیٹو کونسل کے مسٹر جی ایف ہیوبرن زاید ممبر مقرر ہوئے ہیں کل جمعہ کو مسٹر ریورس ٹامسن کونسل میں شریک ہوئے مسٹر ایچنسن جو اُن کے قایم مقام تھے ۱۵ ماہ کی رخصت پر انگلستان کو جاوینگے +

ٹرکی ۲ جنوری۔ گورنمنٹ عثمانیہ بموجب صلاح انگلستان کے مسئلہ سرحد یونان کے آخری تصفیہ کیواسطے پنچایت یورپ کی تجویز کردہ شرائط پر عمل کرنیکے لئے راضی ہو گئی ہر +

لنڈن۔ ۲ جنوری۔ تازہ خبرہائے کیپ سے واضح ہوا کہ یوٹرکٹ پر قوم بور نے قبضہ کر لیا ہر۔ سینڈرٹن اور واکرسٹروم میں سامان افواج بخوبی جمع ہر سرکاری فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں +



اشتہار

چالیس روپیہ کا انعام

قریب یکم جنوری سنہ ۱۸۸۱ء کو ایک جوان چرنداس نامے اپنے تئیں برہمن قرار دیکر کانگرہ مشن میں آیا اور اپنے آپکو متلاشی ظاہر کیا۔ خزانہ کے افسر نے اُسکو اپنے پاس ملازم رکھا اور بہرہ کے کام پر مقرر کیا۔ مگر ۲ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء کو چند چٹھیات جو کہ صبح کی ڈاک میں آئی تھیں اور جسمیں ایک رجسٹری کے اندر چند نصفی ٹکڑے نوٹ ہائے حصہ اول تعدادی مبلغ ۳۲۰ اسپارہ کے تھے لیکر فرار ہوگیا ہے۔ اُسکے بھاگ جانیکے بعد ایک چٹھی اُسکے سکونتی مکان سے برآمد ہوئی جو لودیانہ کے ایک پادری صاحب کے نام پر لکھی تھی جسمیں اُسنے لکھا تھا کہ میرا نام اور پتہ یہہ ہے کہ رتن چند برہمن بسر ہوتی رام ساکن قصبہ ضلع منٹگمری۔ اُسمیں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھپر ایک گھوڑے کی چوری کا الزام لگایا گیا تھا اور پولیس میری گرفتاری کیواسطے مستعد تھی اسلئے مجکو یہانسے بھاگنا پڑا ہے +

حلیہ چرنداس عرف رتن چند

پتلا بدن۔ عمر ۲۰ سال۔ قد قریب ۵ فٹ ۷ انچہ۔ گورا رنگ۔ چہرہ گول۔ مُنہہ درمیانہ۔ ڈھاڑی مونچھ خشخشی۔ ایک آنکھ کے نیچے چیچک کا داغ۔ ناک چپٹا۔ نسواری رنگ کا کرتہ جسپر گلبدن کی گوٹ چاروں طرف لگی ہوئی ہے۔ سفید پگڑی۔ سفید دھوتی۔ جوتہ انگریزی۔ لال رضائی نیلی و سفید دھاری کی دری اُسکے پاس ہے۔ ہندی پنجابی لکھ پڑھ سکتا ہے۔ مگر اُردو و پنجابی سے ناواقف معلوم ہوتا ہے غرض کہ وہ ہندوستانی معلوم ہوتا ہے اور کہ وہ بنارس و کلکتہ کی طرف رہا ہے اور اُسکے یار دوست بھی اُس ہی طرف کے ہیں۔ جس شخص کی کوشش سے جوان مذکورہ بالا گرفتار ہوگا اُسکو مبلغ للعہ بطور انعام کے دئے جاوینگے +

یقین ہے کہ یہہ شخص کسی نہ کسی مشن کے پادری صاحب کے پاس جائیگا سواسلئے پادری صاحبان کیخدمتیں التماس ہے کہ جو شخص حلیہ مذکورہ کے موافق تمہارے پاس آوے اُسکو فوراً پولیس میں گرفتار کرادیں اور اہالیان پولیس کو بھی اسباب کا لحاظ رکھنا چاہئے +

اشتہار

لیک میموریل پرائز

یعنے انعام تعدادی ما ۱۵ عہ

ایک امتحان بمقام امرتسر چرچ مشنری سوسیٹی کی طرف سے شروع جنوری سنہ ۱۸۸۲ء کو احوال انجیل و توریت میں ہوگا۔ انعام مندرجہ بالا اُس پاس شدہ کو دیا جائیگا جو امتحان میں سب سے اول رہیگا۔ یہہ انعام بغیر لحاظ مرد و عورت و ذات و مذہب و پیشہ دیا جائیگا +

اس امتحان میں داخل ہونے کے لئے شرایط ذیل قرار دی گئی ہیں +

شرط اول۔ امتحان دینیوالا ۲۳ برس کی عمر سے کم ہو +

شرط دوم۔ اضلاع پنجاب گورنمنٹ کی پیدایش ہو۔

شرط سوم۔ اُسکی ولدیت امریکن یا یورپین ہو۔

شرط چہارم۔ علم الہی کے مدرسہ کا نہ تو اُستاد اور نہ طالب علم ہی ہو +

امتحان کی جگہوں کا مقرر کرنا کمیٹی کے اختیار میں ہے +

چاہئے کہ امتحان دینیوالے اپنے اپنے نام بقید عمر و مقام پیدایش و پیشہ پادری اے فیشر صاحب کے پاس جو اس کمیٹی کے سکرٹری میں بمقام امرتسر ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء سے پیشتر پیشتر روانہ کریں + المشتہر پادری اے فیشر صاحب سکرٹری

از امرتسر ۲ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریونکے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط

جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا